ایک قطعہ تاریخ وفات

شرف الدین اصلاحی

"ذکر فراہی" کے تحت وقتاً فوقتاً مولانا فراہی سے متعلق ایسی باتیں پیش کی جائیں گی جو دوسروں نے کہیں یا لکھیں۔ بالفعل اس کا آغاز ایک قطعہ تاریخ سے کیا جاتا ہے۔ یہ قطعہ تاریخ مجھے مدرستہ الاصلاح سرائے میر کے دفتر سے ملا جب میں فروری ۷۹ء کے سفر ہند میں وہاں کا ریکارڈ اور پرانے کاغذات دیکھ رہا تھا۔ میں اس کے لئے مدرستہ الاصلاح کے موجودہ ناظم ابوالحسن علی صاحب عرف علی میاں کا ممنون ہوں۔ جنہوں نے از راہ علم دوستی مجھے دفتری ریکارڈ اور پرانے کاغذات دیکھنے کی نہ صرف اجازت دی بلکہ دفتر کے عملہ کو ہدایت کی کہ وہ میری ہر طرح مدد کریں۔ ریکارڈ اور کاغذات میں اگر کوئی چیز مجھے مفید مطلب نظر آئی تو وہ میں نے علی میاں اور دفتر کے کارکنوں کے علم و اجازت سے بصورت نقل یا اصل اپنے پاس رکھ لی۔ چونکہ میرا یہ سفر مولانا فراہی پر کام کے سلسلے میں تھا اس لئے بلا استثناء سب نے میرے ساتھ تعاون کیا جس کے لئے میں چھوٹے بڑے ان تمام افراد و اشخاص کا دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس سلسلے میں میری کسی طرح کی مدد کی۔ علی میاں کا ذکر بطور خاص اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ مولانا فراہی کے سب سے بڑے پوتے ہیں اور مدرستہ الاصلاح کی نظامت میں حاجی رشید الدین اور مولانا بدرالدین اصلاحی کے بعد مولانا فراہی کے جانشین ہیں۔ ان کی پیدائش ۷ اکتوبر ۱۹۲۳ء کی ہے۔ مولانا فراہی کا انتقال ہوا تو ان کی عمر ۷ برس کی تھی۔ وہ پہلے اور اس وقت اکلوتے بچے ہونے کے سبب خاندان کے دوسرے افراد کی طرح مولانا فراہی کو بھی بہت عزیز تھے۔ مولانا فراہی اکثر انہیں اپنے ساتھ رکھتے

تھے۔ صغرسنی کے باوجود اس وقت کی بہت سی باتیں علی میاں کو یاد ہیں۔ یہ باتیں میں نے ان سے معلوم کر کے قلمبند کر لی ہیں جن کا ذکر اصل مقالے میں اپنے مقام پر آئے گا۔ علی میاں اور سجاد صاحب کے بیان کے مطابق ان کا نام ابوالحسن علی مولانا فراہی نے رکھا تھا۔ مدرسۃ الاصلاح اور کالج کے ریکارڈ میں یہی اصل نام درج ہے۔ لیکن سرکاری کاغذات میں عبدالعلی ہے۔ چونکہ چھوٹے بھائی کا نام عبدالولی رکھا گیا اس لئے اس کی مناسبت سے بعد میں ان کا نام بھی بدل کر عبدالعلی کر دیا گیا۔

زیرِ نظر قطعۂ تاریخ کی اصل میرے پاس محفوظ ہے۔ گمان غالب بلکہ یقین کامل ہے کہ یہ قطعہ تاریخ جو منشی عطا بیگ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، کاغذ روشنائی اور خط کی کیفیت سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ وہی ہے جو عبدالرحمٰن صاحب نے خوشخط لکھوا کر ارسال کیا۔ چونکہ اس قطعہ کا ذکر اور فکر و نظر میں اس کی اشاعت مولانا فراہی کی نسبت سے ہے اس لئے اس قطعے کا تنقیدی جائزہ وغیرہ بے محل ہوگا۔ رہا مولانا فراہی کی نسبت سے اس کا جائزہ تو وہ بھی اس لئے غیر ضروری ہے کہ قطعہ بجنسہ خود موجود ہے۔ تاریخ گوئی کے فن سے میں واقف نہیں اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ جو اعداد نکالے گئے ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں۔ سردست مقصد اس قطعے کو محفوظ کرنا ہے۔ اس کی افادیت مسلّم ہے۔ اگر کوئی اور ذریعہ موجود نہ ہو تو اس قطعے کی مدد سے مولانا فراہی کے سوانح و حالات زندگی سے متعلق کئی باتیں معلوم کی جا سکتی ہیں

نقل مطابق اصل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعہ تاریخ انتقال پر ملال جناب مولانا مولوی حمیدالدین صاحب بی۔اے
ناظم مدرسۃ الاصلاح سرائے میر ضلع اعظم گڑھ
از عبدالرحمٰن ابن ابراہیم سیٹھ صاحب فینتوالے رئیس کورلا۔ متصل بمبئی

عالم دیں، متقی پرہیزگار — جن کو سب کہتے حمید الدین ہیں
جو مفسر ہیں کلام اللہ کے — جو مصنف قابل تحسین ہیں
جنکے علم و فضل کے قائل ہیں سب — جو ہمارے رہنمائے دین ہیں
آہ۔ وہ دنیا سے رحلت کر گئے — اسلئے ہم لوگ سب غمگین ہیں
یاد میں احباب روتے ہیں لہو — سب کے دامن خون میں رنگین ہیں
عالمان عصر ہیں سب بیقرار — عابدان دہر سب غمگین ہیں
دیکھ کر یہ حال ہاتف نے کہا — کس لئے مغموم اہل دین ہیں
مولوی صاحب بفضل کردگار — خلد میں باعزت و تمکین ہیں
ہے شہیدوں کی جماعت ہمرکاب — ہمنشیں زہاد و صدیقین ہیں
ہاں اگر ہے فکر تاریخ وفات — ہم کئے دیتے تجھے تلقین ہیں

تو یہ کہہ دے جنت الفردوس ہیں — مولوی صاحب حمید الدین ہیں

٩٣٤ — ٤١٥

١٣٤٩ھ

منشی عطا بیگ از ابراہیم پورہ کورلا